سوال

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر درست ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فرض نمازوں کے بعد تسبیح کے جہری یا سری پڑھنے کے بارے میں ہمارے ہاں بہت جھگڑا ہے لہذا امید ہے کہ اس موضوع کے درج ذیل پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی فرمائیں گے :

1۔ تسبیح جہری طور پر پڑھنا افضل ہے ۔ یا سری طور پر ؟

2۔ اگر جہری طور پر پڑھنے سے ان لوگوں کی نماز میں خلل پڑتا ہو جن کی کچھ نماز جماعت سے رہ گئی ہو تو اس کا کیا حل ہے ؟

3۔ اس قسم کے مسائل کے بارے میں جھگڑا کرنے والوں کے لئے خصوصاً جو مسجدوں میں جھگڑتے ہوں آپ کی کیا نصیحت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث سے ثابت ہے کہ :

أن رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ وقال ابن عباس کنت أعلم إذا انصرفوا بذلک إذا سمعتہ ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر 841)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے ذکر کرتے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ۔ کہ لوگوں کی اس بلند آواز کو سن کر ہی مجھے معلوم ہوتا کہ وہ نماز سے فارغ ہوگئے ہیں ۔ ''

یہ حدیث صحیح ہے ۔ اور اس طرح وہ احادیث جو اس کے ہم معنی ہیں اور ابن زبیر مغیرہ بن شعبہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہیں ۔ وہ سب بھی اس بات پر دلالت کناں ہیں ۔ کہ فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس قدر بلند آواز سے ذکر مشروع ہے ۔ جسے وہ لوگ بھی سن لیں جو مسجد کے دروازے کے پاس یا گردو پیش ہوں اور انہیں معلوم ہوجائے کہ نماز مکمل ہوگئی ہے ۔ اور جس شخص کے پاس کوئی نماز پڑھ رہا ہو اسے چاہیے کہ وہ نسبتاً زرا کم آواز سے ذکر کرے تاکہ اس کی نماز میں خلل نہ پڑے اس کے لئے افضل یہی ہے تاکہ اس سلسلے کی دیگر احادیث پر بھی عمل ہوجائے ۔ فرض نماز سے فراغت کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کے بہت سے فائدے ہیں مثلاً اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے ثناء کا اظہار ہے کہ اس نے احسان فرمایا کہ اس عظیم فرض کے ادا کرنے کی توفیق بخشی اس میں جاہل کے لئے تعلیم اور بھولنے والے کے لئے تزکیر کا سامان بھی ہے ۔ اور اگر اس طرح بلند

آواز سے ذکر نہ کیا جاتا تو یہ سنت بہت سے لوگوں سے مخفی رہ جاتی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص418

محدث فتویٰ